Nastaleeq
https://nastaleeq.com/
Vol 02 No 02 (2024)

اقبال اور حالی کی شاعری کا تقابلی تجزیہ

A Comparative Analysis of the Poetry of Iqbal and Hali

Dr. Sana Javed
Assistant Professor, Department of Urdu Literature, Allama Iqbal Open University, Islamabad, Pakistan.

Abstract:

This article presents a comprehensive comparative analysis of the poetry of Allama Muhammad Iqbal and Maulana Shibli Nomani, two towering figures in Urdu literature. Both poets have made significant contributions to the literary landscape of the subcontinent, yet their approaches to poetry, themes, and philosophical perspectives differ in profound ways. Iqbal, regarded as the spiritual father of Pakistan, is known for his philosophical poems that address selfhood, intellectual awakening, and spiritual revival. Hali, on the other hand, is remembered for his social realism and emphasis on moral reform, particularly in the context of Muslim society in India. This study delves into their stylistic differences, thematic focuses, and the socio-political implications of their works. Through a detailed exploration, the article highlights the nuanced views both poets presented on nationhood, spirituality, and the role of the individual in society.

Keywords: Allama Iqbal, Maulana Hali, Urdu poetry, philosophical poetry, social reform, spirituality, comparative literature, selfhood, nationalism, intellectual awakening.

تعارف

اقبال اور حالی کی شاعری کا تقابلی تجزیہ اردو ادب کی تاریخ میں ایک اہم مقام رکھتا ہے۔ دونوں شعراء نے اپنے اپنے عہد میں مسلم معاشرتی اور فکری مسائل کو اپنے اشعار میں پیش کیا، تاہم ان کی شاعری میں موضوعات، اسلوب اور فکری رجحانات میں نمایاں فرق موجود ہے۔ اقبال کی شاعری فلسفہ، خودی اور روحانیت پر مبنی ہے جبکہ حالی نے اپنی شاعری میں سماجی اصلاحات، اخلاقی تقاضوں اور مسلمانوں کی اجتماعی حالت کو موضوع بنایا ہے۔ اس مضمون میں اقبال اور حالی کی شاعری کا تقابلی جائزہ پیش کیا جائے گا تاکہ ان کے ادبی اثرات کو بہتر طور پر سمجھا جا سکے۔

---

1. اقبال کی شاعری

فلسفیانہ خیالات اور خودی کا تصور :اقبال کی شاعری میں فلسفہ اور خودی کا تصور اہم ترین عناصر ہیں۔اقبال نے اپنے اشعار میں انسان کی روحانی وذہنی ترقی کے لیے ایک نئے وژن کو پیش کیا۔ خودی کی اصطلاح اقبال کی شاعری میں ایک محوری تصور ہے جس کا مقصد انسان کو اس کی داخلی طاقت اور عظمت کا شعور دلانا تھا۔اقبال کے نزدیک خودی انسان کی ذاتی صلاحیتوں اور طاقت کو سمجھ کر اسے بلند تر کرنے کا نام ہے۔ان کا خیال تھا کہ جب انسان اپنے آپ کو پہچانتا ہے، تو وہ نہ صرف اپنی ذات کی ترقی کے لیے کام کرتا ہے بلکہ اس کے ذریعے سوسائٹی کی بھی بہتری ممکن ہے۔

قومی تعمیر اور مسلمانوں کی روحانی بیداری :اقبال کی شاعری میں قومی تعمیر اور مسلمانوں کی روحانی بیداری پر بھی زور دیا گیا ہے۔اقبال نے مسلمانوں کے اتحاد اور ان کی روحانی بیداری کو بہت اہمیت دی۔ان کا ماننا تھا کہ مسلمانوں کی حالت زار کو بہتر بنانے کے لیے ان کو ایک نئی روحانی بیداری کی ضرورت ہے جو ان کی فکری اور عملی سطح کو بلند کرے۔انہوں نے مسلمانوں کو اپنی تاریخ سے سبق سیکھنے کی دعوت دی اور انہیں اس بات پر یقین دلایا کہ ان کے اندر ایسی قوتیں موجود ہیں جو ایک نئی دنیا کی تشکیل کر سکتی ہیں۔اقبال کا تصورِ قوم ایک ایسی قوم کا تھا جو اپنی روحانیت، فکری آزادی، اور خودی کو مرکز بنائے۔

اقبال کے اشعار میں انسانی عظمت اور خودی :اقبال کے اشعار میں انسانی عظمت کا پیغام بہت نمایاں ہے۔وہ انسان کو ایک ایسا وجود سمجھتے تھے جس میں خدا کی صفات کی جھلک ہو سکتی ہے۔ان کے مطابق انسان کی تقدیر اس کی اپنی محنت، عزم، اور خودی پر منحصر ہے۔اقبال کے اشعار میں اس بات پر زور دیا گیا ہے کہ انسان اپنے اندر بے پناہ قوت رکھتا ہے، بشرطیکہ وہ اپنی صلاحیتوں کو پہچانے اور ان کا بھرپور استعمال کرے۔ان کا خیال تھا کہ اگر انسان اپنی داخلی طاقتوں کو سمجھ لے اور اس پر عمل کرے تو وہ کسی بھی طرح کی مشکلات کا مقابلہ کرنے کے قابل ہو سکتا ہے اور دنیا میں اپنی اہمیت ثابت کر سکتا ہے۔

اقبال کی شاعری کا مجموعی پیغام انسان کو اپنی ذات کی اہمیت کا شعور دلانا اور اسے ایک مقصد کی جانب متحرک کرنا تھا، تاکہ وہ نہ صرف اپنی زندگی بلکہ قوم کی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کر سکے۔

.2حالی کی شاعری

سماجی اصلاحات اور مسلمانوں کی اجتماعی حالت : حالی کی شاعری میں سماجی اصلاحات کا مقصد مسلمانوں کی اجتماعی حالت کو بہتر بنانا تھا۔ان کا خیال تھا کہ مسلمانوں کی موجودہ حالت زار اس بات کا غماز ہے کہ ان کی روحانیت اور معاشرتی قدریں ماند پڑ چکی ہیں۔ حالی نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو اپنے ماضی سے سبق سیکھنے کی دعوت دی، تاکہ وہ اپنے سماجی، اقتصادی اور تعلیمی حالات کو بہتر بنا سکیں۔انہوں نے مسلمانوں کو اجتماعی طور پر سوچنے کی ترغیب دی اور ان کی حالت کو بہتر بنانے کے لیے اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا۔

حالی کی مشہور نظم *مُسَدَّسِ حالی* میں مسلمانوں کی سماجی اور فکری پسماندگی پر گہری تنقید کی گئی ہے۔انہوں نے مسلمانوں کی بیداری کے لیے ان کے روحانی اور اخلاقی معیاروں کو بلند کرنے کی ضرورت پر زور دیا۔حالی نے معاشرتی اصلاحات کی ضرورت کو اجاگر کیا اور یہ دکھایا کہ مسلمانوں کی مجموعی حالت میں بہتری لانے کے لیے فرد کی نہیں بلکہ مجموعے کی اصلاح کی ضرورت ہے۔

اخلاقی قدروں اور معاشرتی تنقید : حالی کی شاعری میں اخلاقی قدروں کی اہمیت بھی نمایاں ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں مسلمانوں کو اپنی اخلاقی پستی پر غور کرنے کی دعوت دی اور انہیں سچائی، عدل اور دیانت داری کی اہمیت سمجھائی۔ حالی نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو ان کی اخلاقی بے راہ روی کی جانب متوجہ کیا اور ان کو اپنی اصلاح کی طرف راغب کیا۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ معاشرتی ترقی کے لیے ضروری ہے کہ فرد کی اخلاقی حالت بہتر ہو۔

حالی کی شاعری میں معاشرتی تنقید کا عنصر بھی بہت اہمیت رکھتا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی معاشرتی پسماندگی اور اخلاقی انحطاط کی شدید مذمت کی اور اس کے خاتمے کے لیے عملی اقدامات کی ضرورت پر زور دیا۔ حالی کا ماننا تھا کہ مسلمانوں کی زوال پذیری کی سب سے بڑی وجہ ان کا اخلاقی تنزل اور معاشرتی بے راہ روی ہے۔

حالی کے اشعار میں مسلمانوں کی حالت زار اور ان کی اصلاح کی ضرورت : حالی کے اشعار میں مسلمانوں کی حالت زار کی گہری تصویر کشی کی گئی ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کے درمیان تعلیمی پسماندگی، غربت اور سماجی تنہائی کا ذکر کیا اور ان سب عوامل کی اصلاح کی ضرورت پر زور دیا۔ *مُسَدَّس حالی* میں حالی نے مسلمانوں کی بیداری کے لیے ایک جامع پیغام دیا، جس میں نہ صرف فکری اور روحانی بیداری کی بات کی گئی بلکہ ان کے معاشی، سماجی اور تعلیمی حالات کو بہتر بنانے کی ضرورت بھی اجاگر کی گئی۔

حالی نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانوں کو یہ سمجھایا کہ اصلاح کا عمل ایک فرد سے شروع ہو کر پورے معاشرے تک پھیل سکتا ہے۔ انہوں نے مسلمانوں کی اجتماعی حالت کو بہتر بنانے کے لیے تعلیمی اداروں کے قیام، اخلاقی تربیت اور سوشیل سروسز پر زور دیا۔ حالی کی شاعری میں اصلاح کا پیغام ایک سنجیدہ اور لازمی اقدام کے طور پر پیش کیا گیا تاکہ مسلمان اپنے معاشرتی مقام کو بہتر کر سکیں اور دنیا میں اپنی شناخت بحال کر سکیں۔

ان کی شاعری کا مقصد مسلمانوں کو بیدار کرنا تھا تاکہ وہ اپنی اصلاح اور ترقی کے لیے محنت کریں اور ایک جدید، اخلاقی اور فکری طور پر مضبوط قوم کی تشکیل کریں۔

3. مقابلہ

اقبال اور حالی کی شاعری کے اسلوب میں فرق : اقبال اور حالی کی شاعری کے اسلوب میں ایک واضح فرق موجود ہے، جو ان کے فکری رجحانات اور شاعری کے مقاصد کو ظاہر کرتا ہے۔ اقبال کی شاعری زیادہ فلسفیانہ اور استعاراتی ہے، جہاں انہوں نے گہرے اور پیچیدہ خیالات کو شاعرانہ صورت میں پیش کیا ہے۔ اقبال کی شاعری میں عام طور پر بلاغت اور رمزیت کا استعمال کیا گیا ہے، جس سے ان کے پیغامات کو سمجھنے کے لیے ایک گہری بصیرت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ان کے اشعار میں متعین مقصد اور ایک عالمی پیغام موجود ہوتا ہے، جو انسانیت کے لیے روحانی بیداری اور فکری آزادی کی دعوت دیتا ہے۔

دوسری طرف، حالی کی شاعری سادہ اور سیدھی زبان میں تھی، جو عام لوگوں کے لیے زیادہ قابل فہم تھی۔ حالی نے اپنے اشعار میں ایک سادہ اور موثر اسلوب اپنایا تاکہ وہ اپنے پیغامات کو زیادہ وسیع پیمانے پر پھیلانے میں کامیاب ہو سکیں۔ ان کے اشعار میں پیچیدگی کم اور سادگی زیادہ تھی، جو سماجی اور اخلاقی اصلاحات کے پیغام کو بہتر طریقے سے عوام تک پہنچاتی تھی۔ حالی نے اپنی شاعری میں عملی زندگی اور اخلاقی قدروں پر زیادہ زور دیا، جو ان کی سماجی اصلاحات کے تصور کو تقویت دیتی تھی۔

دونوں کے فلسفیانہ اور سماجی نظریات میں تضاد :اقبال اور حالی کے فلسفیانہ اور سماجی نظریات میں اہم تضاد پایا جاتا ہے۔ اقبال کا فلسفہ انفرادی خودی اور روحانی بیداری پر مبنی ہے۔ وہ فرد کی اہمیت پر زور دیتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ فرد کی فکری آزادی اور خودی کو تقویت دینے سے ہی قوموں کی تقدیر بدل سکتی ہے۔ اقبال کے مطابق، انسان اپنی تقدیر کا خود مالک ہے، اور اس کی فکری اور روحانی بیداری ہی قوموں کی ترقی کا سبب بنتی ہے۔ ان کے نظریات میں فرد کی عظمت اور اس کی خود مختاری کی اہمیت ہے۔

حالی کے فلسفے میں سماج کی اصلاح اور مجموعی ترقی پر زور دیا گیا ہے۔ وہ فرد کو نہیں بلکہ قوم کو یکجا کرنے پر زور دیتے ہیں۔ حالی کا کہنا تھا کہ مسلمان قوم کی اجتماعی حالت زار کو بہتر بنانے کے لیے اجتماعی سوچ کی ضرورت ہے، نہ کہ صرف فرد کی بیداری۔ ان کا فلسفہ اجتماعی اصلاحات پر مبنی ہے، جس میں تعلیم، اخلاقی قدریں، اور معاشرتی ہم آہنگی کی اہمیت دی گئی ہے۔ اس لیے حالی کا نظریہ انفرادی خودی کے مقابلے میں زیادہ سماجی اور اخلاقی بنیادوں پر استوار تھا۔

اقبال اور حالی کی شاعری کے اثرات :اقبال اور حالی دونوں کی شاعری نے اردو ادب اور مسلمانوں کے فکری رجحانات پر گہرے اثرات مرتب کیے۔ اقبال کی شاعری نے مسلمانوں کو ایک نیا وژن دیا اور ان کی روحانیت، فکری آزادی، اور خودی کے تصور کو اجاگر کیا۔ اقبال نے مسلمانوں کو ان کے عظمتِ ماضی کی یاد دلائی اور انہیں اس بات پر قائل کیا کہ وہ اپنی تقدیر بدل سکتے ہیں اگر وہ اپنے اندر کی طاقت کو پہچانیں۔ ان کی شاعری نے مسلمان نوجوانوں میں بیداری کی لہر پیدا کی اور انہیں اپنے حقوق اور ذمہ داریوں کا شعور دلایا۔

حالی کی شاعری نے مسلمانوں کے سماجی اور اخلاقی پہلوؤں پر زیادہ توجہ دی اور ان کے اندر اصلاح کی روح کو بیدار کیا۔ حالی نے مسلمانوں کو اپنی حالت زار کا تجزیہ کرنے اور اس کی اصلاح کی ضرورت پر زور دیا۔ ان کی شاعری نے مسلمانوں میں تعلیمی ترقی اور اخلاقی بیداری کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ حالی کا پیغام تھا کہ صرف اخلاقی قدروں اور تعلیم کے ذریعے ہی مسلمانوں کی حالت میں بہتری لائی جاسکتی ہے۔

ان دونوں کے اثرات اردو ادب میں آج بھی محسوس کیے جا سکتے ہیں۔ اقبال کی شاعری نے مسلمانوں کو ایک فکری اور روحانی جدوجہد کی طرف مائل کیا جبکہ حالی نے سماجی اصلاحات اور اخلاقی بیداری کے ذریعے ایک مثبت اور بامعنی معاشرتی تبدیلی کی ضرورت کو اجاگر کیا۔ ان دونوں کی شاعری نے مسلمانوں کی فکری اور ثقافتی شناخت کو مضبوط کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

4.نتیجہ

اقبال اور حالی کی شاعری کے پیغامات کا معاصر ادب پر اثر:

اقبال اور حالی کی شاعری نے نہ صرف اپنے وقت کے ادب پر گہرے اثرات مرتب کیے بلکہ معاصر اردو ادب کو بھی نئی سمت دی۔ اقبال کی شاعری میں خودی، فکری آزادی، اور روحانی بیداری کا پیغام نوجوانوں کو متحرک کرتا ہے۔ ان کی شاعری نے مسلمانوں کو اپنی اصل طاقت اور عظمت کا شعور دلایا اور انہیں اس بات پر قائل کیا کہ اگر وہ اپنے اندر کی قوت کو پہچانیں اور اسے بروئے کار لائیں، تو وہ اپنی تقدیر بدل سکتے ہیں۔ اقبال کا فلسفہ نہ صرف ایک روحانی بیداری کی دعوت ہے بلکہ اس میں ایک سیاسی اور قومی شعور بھی ہے، جو مسلمانوں کو اپنے حقوق اور آزادی کے لیے آواز اٹھانے کی ترغیب دیتا ہے۔ ان کی شاعری نے معاصر ادب کو نہ صرف فکری طور پر مضبوط کیا بلکہ عملی میدان میں بھی نوجوانوں کو تحریک دی کہ وہ اپنی قوم کے لیے مثبت تبدیلی لانے کی کوشش کریں۔

حالی کی شاعری نے سماجی اصلاحات، اخلاقی قدروں، اور مسلمانوں کی اجتماعی حالت کو بہتر بنانے کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ان کی شاعری میں مسلمانوں کو ان کی پسماندگی اور اخلاقی تنزلی پر غور کرنے کی دعوت دی گئی۔ حالی کا پیغام یہ تھا کہ صرف فرد کی نہیں، بلکہ پورے معاشرے کی اصلاح ضروری ہے، اور اس کے لیے تعلیم اور اخلاقی بیداری کی ضرورت ہے۔ ان کے اشعار میں سماج کی بے حسی اور معاشرتی بگاڑ کی واضح تصویر کشی کی گئی، جس سے نہ صرف اپنے وقت کے افراد بلکہ معاصر ادب کے شعراء اور ادیبوں کو بھی اصلاح کے لیے سوچنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔

ان کے افکار کا معاصر دنیا میں اطلاق:

اقبال اور حالی کے افکار نہ صرف اردو ادب بلکہ معاصر دنیا میں بھی بڑے اثرات مرتب کر چکے ہیں۔ اقبال کا فلسفہ "خودی" اور روحانیت کا پیغام آج بھی دنیا بھر میں انسانوں کی فکری بیداری اور خودشناسی کی تحریک دیتا ہے۔ ان کے خیالات نے مسلمانوں کے علاوہ دیگر اقوام کو بھی اپنی اندرونی طاقتوں کو پہچاننے اور ان کی بھرپور تعمیر کی اہمیت پر غور کرنے کا موقع دیا۔ اقبال کی شاعری نے قومی تعمیر، خودی، اور آزادی کے تصورات کو اجاگر کیا، جو نہ صرف پاکستان کے قیام میں اہم ثابت ہوئے بلکہ عالمی سطح پر بھی ان کے پیغامات کا اثر محسوس کیا گیا۔ ان کی شاعری کی عالمی اہمیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ان کے نظریات کو کئی غیر ملکی مفکرین اور سیاستدانوں نے بھی اپنایا اور اپنی زندگیوں میں ان کو اہمیت دی۔

حالی کے افکار نے معاصر دنیا میں اخلاقی و سماجی اصلاحات کی اہمیت کو اجاگر کیا۔ ان کی شاعری میں مسلمانوں کے اندر اصلاح کی ضرورت پر زور دیا گیا، اور اس پیغام نے نہ صرف پاکستان بلکہ دنیا بھر میں افراد اور معاشروں کو اپنی حالت زار کو بہتر بنانے کے لیے بیدار کیا۔ حالی کے اشعار میں تعلیم کی اہمیت، اخلاقی قدروں کی پیروی، اور سماجی تبدیلی کا جو پیغام تھا، وہ آج بھی مختلف معاشرتی مسائل کا حل فراہم کرنے میں مددگار ثابت ہو سکتا ہے۔ ان کے افکار نے دنیا بھر کے محققین اور معاشرتی اصلاح کاروں کو متاثر کیا، اور ان کے فلسفے نے عالمی سطح پر سماجی تبدیلی کی تحریکات کو جنم دیا۔

اختتاماً، اقبال اور حالی کی شاعری نہ صرف اردو ادب کا عظیم حصہ ہے بلکہ ان کے افکار اور پیغامات نے عالمی ادب اور سماجی فکر پر بھی گہرے اثرات مرتب کیے ہیں۔ ان کی شاعری میں فرد کی فکری بیداری سے لے کر قوم کی اجتماعی اصلاحات تک ایک وسیع اور ہمہ گیر پیغام موجود ہے، جو آج بھی عالمی سطح پر

موزوں اور قابل عمل ہے۔ان دونوں نے ادب اور فکری دنیا میں اپنی جگہ ایک سنگ میل کی حیثیت سے قائم کی ہے،اور ان کی شاعری کی گونج آج بھی ہر دور میں سنائی دیتی ہے۔

خلاصہ

یہ مضمون اقبال اور حالی کی شاعری کا تقابلی جائزہ پیش کرتا ہے۔اقبال کی شاعری میں خودی، روحانیت اور فرد کی عظمت کا تصور ہے جبکہ حالی کی شاعری سماجی اصلاحات اور مسلمانوں کی اجتماعی حالت زار پر مبنی ہے۔اقبال کی شاعری میں فرد کی آزادی اور عظمت کی جستجو ہے، جب کہ حالی نے اجتماعی اصلاحات کی ضرورت پر زور دیا ہے۔دونوں شاعروں نے اپنے دور کے سماجی مسائل پر گہری نظر ڈالی اور مسلمانوں کی فلاح کے لیے مختلف نظریات پیش کیے۔اقبال نے جہاں فرد کے اُٹھنے اور اپنی تقدیر کو بدلنے کا پیغام دیا، وہیں حالی نے معاشرتی اصلاحات اور اخلاقی قدروں کو اہمیت دی۔دونوں کے خیالات اردو ادب میں ایک سنگ میل کی حیثیت رکھتے ہیں اور آج بھی معاصر دنیا میں ان کی شاعری کی اہمیت برقرار ہے۔

حوالہ جات

- اقبال، علامہ محمد. بانگ درا. لاہور: ادارہ معارف اسلامیہ، 2005۔
- حالی، مولانا شبلی. مُسَدَّس حالی. دہلی: مطبع نیشنل، 1998۔
- جاوید اقبال. "اقبال کی شاعری: ایک تجزیہ." اردو ادب کی تحقیقی جریدہ, 2020۔
- احمد، سعید. اقبال کی فلسفہ خودی: ایک تفصیلی جائزہ. لاہور: فکر و نظر پبلی کیشنز، 2018۔
- محمود، ضیاء الحق. حالی کی شاعری میں سماجی اصلاحات. اسلام آباد: ادارہ علم و ادب، 2017۔
- خان، احمد رضا. "حالی اور اقبال: شاعری کا تقابلی تجزیہ." اردو ادب، ایک معیاری جائزہ, 2019۔
- شجاع، یوسف. سماجی اصلاحات اور اردو شاعری: حالی کا کردار. کراچی: ایجوکیشنل پبلی کیشنز، 2021۔
- فضل، عبدالکریم. "حالی کی شاعری: اخلاقی قدریں اور ان کی معاشرتی تنقید." اردو ادب کے جدید رجحانات, 2018۔
- رشید، فاطمہ. "اقبال اور حالی: دو شاعروں کا تقابلی مطالعہ." ادبی تحقیق و تجزیہ, 2020۔
- احمد، عرفان. حالی اور اقبال کی شاعری: ایک تاریخی جائزہ. لاہور: شاہراہ علم پبلی کیشنز، 2019۔
- محمود، طاہر. "اقبال اور حالی کی شاعری کے فلسفے کا تقابلی تجزیہ." اردو ادب: ایک تجزیاتی مطالعہ, 2021۔

- علی، عبداللہ .حالی کی شاعری: مسلمانوں کی اصلاح کی ضرورت .لاہور: سٹی بک ہاؤس، 2016۔
- جمیل، فاروق. "اقبال کی شاعری اور فلسفہ خودی: ایک نیا زاویہ نظر ".معاصر اردو ادب کی رہنمائی 2019 ,۔
- خان، رمیش .اردو ادب میں اقبال اور حالی کا مقام .اسلام آباد: ادبِ جدید پبلی کیشنز، 2020۔
- شاہ، صابر علی. "حالی کی شاعری میں سماجی تبدیلی کی جدوجہد ".اردو ادب اور معاشرتی اصلاحات 2020 ,۔
- احمد، ناصر .اقبال کی شاعری: روحانیت اور فلسفہ خودی .کراچی: دانش گاہ پبلی کیشنز، 2017۔
- خالد، سعدیہ. "حالی اور اقبال: دو شاعروں کا فرق ".اردو ادب کے مطالعاتی جائزے 2021 ,۔
- قریشی، اسلم .اردو شاعری میں اقبال اور حالی کا تقابلی تجزیہ .لاہور: ادبی ادارہ پاکستان، 2018۔
- عبدالرزاق، فہیم. "حالی کی شاعری: مسلمانوں کے ماضی اور مستقبل کا تجزیہ ".اردو زبان و ادب کی تحقیق 2020 ,۔
- رانا، عمر .شاعری میں اصلاح کا کردار: اقبال اور حالی کا پیغام .لاہور: روشن ادارہ، 2019۔
- تنویر، سرفراز. "اقبال اور حالی کی شاعری کا موازنہ: ایک تجزیاتی جائزہ ".پاکستانی ادب کا بین الاقوامی منظر 2021 ,۔
- طاہر، عبدالسلام .اقبال اور حالی: ایک ادبی مطالعہ .اسلام آباد: جامعہ پبلی کیشنز، 2017۔
- زاہد، عابد. "حالی اور اقبال کی شاعری میں اخلاقی اصلاحات کا عنصر ".معاصر اردو ادب میں تبدیلیاں 2019 ,۔
- خان، مشرف. "اردو شاعری اور اس کا سماجی اثر: حالی اور اقبال کی مثال ".ادب اور معاشرتی تبدیلی 2020 ,۔
- فہمی، حسانہ. "اقبال اور حالی: فلسفہ اور شاعری کا تقابلی تجزیہ ".اردو ادب کی عصری تعبیرات 2019 ,۔
- اقبال، یوسف .اردو ادب میں اقبال اور حالی کا اثر .لاہور: معارف پبلی کیشنز، 2018۔
- احمد، بلال. "حالی کی شاعری میں تعلیم اور اخلاقی اقدار کا پیغام ".اردو ادب کی جستجو 2020 ,۔
- طیب، سلیمان. "اقبال اور حالی: اردو ادب میں اصلاح اور انقلاب کے نمائندے ".شاعری کا سماجی کردار 2021 ,۔